© rasailojaraid.com

ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۂ آل عمران (مسلسل)

آیات ۱۰۶ تا ۱۰۹

﴿ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝۱۰۶ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۰۷ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۸ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۱۰۹ ﴾

ذ و ق

ذَاقَ (ن) ذَوْقًا : کسی چیز کا مزہ چکھنا۔ ﴿فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ﴾ (التغابن:٥) ''تو ان لوگوں نے چکھا اپنے کام کا وبال۔''

ذُقْ (فعل امر) : تو چکھ۔ آیت زیر مطالعہ۔

ذَائِقٌ (اسم الفاعل) : چکھنے والا۔ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۣ﴾ (العنکبوت:٥٧) ''ہر ایک جان موت کو چکھنے والی ہے۔''

اَذَاقَ (افعال) اِذَاقَةً: کسی کو مزہ چکھانا۔ ﴿وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ﴾ (الروم:٣٦) ''اور جب کبھی ہم مزہ چکھاتے ہیں لوگوں کو کسی رحمت کا تو وہ لوگ خوش ہوتے ہیں اس سے۔''

ترکیب: ''وُجُوْهٌ'' غیر عاقل کی جمع مکسر ہے اس لیے افعال واحد مؤنث کے صیغوں میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آ ئے ہیں۔ ''اَکَفَرْتُمْ'' سے پہلے ''فَیُقَالُ لَھُمْ'' محذوف ہے۔ ''فَفِیْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ'' کا مبتدا ''ھُمْ'' محذوف ہے اور اس کی خبر بھی محذوف ہے۔ ''مَا'' کا اسم ''اَللّٰہُ'' ہے اور اس کی خبر جملہ فعلیہ ''یُرِیْدُ ظُلْمًا'' ہے اور یہ پورا جملہ محلاً منصوب ہے' جبکہ ''ظُلْمًا'' مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''لِلّٰہِ'' پر لام تملیک ہے۔

ترجمہ:

یَوْمَ : جس دن	تَبْیَضُّ : سفید ہوں گے
وُجُوْہٌ : کچھ چہرے	وَّتَسْوَدُّ : اور سیاہ ہوں گے
وُجُوْہٌ : کچھ چہرے	فَاَمَّا الَّذِیْنَ : پس وہ لوگ جو ہیں
اسْوَدَّتْ : سیاہ ہوئے	وُجُوْھُھُمْ : جن کے چہرے
اَکَفَرْتُمْ : (کہا جائے گا ان سے) کیا تم نے کفر کیا	بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ : اپنے ایمان کے بعد
فَذُوْقُوا : (اچھا تو) پھر تم لوگ مزہ چکھو	الْعَذَابَ : عذاب کا
بِمَا : بسبب اس کے جو	کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ : تم لوگ کفر کیا کرتے تھے
وَاَمَّا الَّذِیْنَ : اور وہ لوگ جو ہیں	ابْیَضَّتْ : سفید ہوئے
وُجُوْھُھُمْ : جن کے چہرے	فَفِیْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ : تو (وہ لوگ) اللہ کی رحمت میں ہوں گے
ھُمْ : وہ لوگ	فِیْھَا : اس میں
خٰلِدُوْنَ : ہمیشہ رہنے والے ہیں	تِلْكَ : یہ
اٰیٰتُ اللّٰہِ : اللہ کی آیتیں ہیں	نَتْلُوْھَا : ہم پڑھ کر سناتے ہیں انہیں
عَلَیْكَ : آپؐ کو	بِالْحَقِّ : حق سے
وَمَا اللّٰہُ : اور نہیں اللہ	یُرِیْدُ : ارادہ کرتا
ظُلْمًا : کسی ظلم کا	لِّلْعٰلَمِیْنَ : تمام جہانوں کے لیے
وَلِلّٰہِ : اور اللہ کا ہی ہے	مَا : وہ (سب) جو
فِی السَّمٰوٰتِ : آسمانوں میں ہے	وَمَا : اور وہ (سب) جو
فِی الْاَرْضِ : زمین میں ہے	وَاِلَی اللّٰہِ : اور اللہ کی طرف ہی
تُرْجَعُ : لوٹائے جائیں گے	الْاُمُوْرُ : تمام کام

نوٹ: چہرے کا سفید یا سیاہ ہونا عربی محاورے ہیں۔ جیسے سرخ رُو ہونا اردو محاورہ ہے۔ اس میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چہرے کا سرخ ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب ہے کامیابی کے تأثرات کا چہرے پر نمایاں ہونا۔
اسی طرح عربی میں چہرے کے سفید یا سیاہ ہونے کا مطلب ہے کامیابی کے تأثرات اور ناکامی کے تأسف کا چہرے پر نمایاں ہونا۔

آیات ۱۱۰، ۱۱۱

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۟ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾﴾

د ب ر

دَبَرَ (ن) دَبْرًا : کسی چیز کا اپنے اختتام کو پہنچنا‘ پیچھے تک‘ آخر تک یا انجام تک پہنچنا۔

دَابِرٌ (اسم الفاعل) : آخر تک پہنچنے والا۔ اس بنیادی مفہوم کے ساتھ قرآن مجید میں یہ لفظ کسی چیز کی جڑ کے لیے آیا ہے: ﴿فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ﴾ (الانعام:٤٥) ”تو کاٹی گئی اس قوم کی جڑ جنہوں نے ظلم کیا۔“

دُبُرٌ ج اَدْبَارٌ : کسی چیز کا پچھلا یا آخری حصہ‘ پیٹھ‘ آخر۔ ﴿وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ﴾ (یوسف:٢٥) ”اور اس عورت نے پھاڑا اس کی قمیص کو پیچھے سے۔“ ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾﴾ (قٓ) ”اور رات کے اوقات میں تسبیح کر اُس کی اور سجدوں کے آخر میں۔“

اَدْبَرَ (افعال) اِدْبَارًا : کسی طرف پیٹھ کرنا‘ اعراض کرنا۔ ﴿تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۷﴾﴾ (المعارج) ”بلائے گی اس کو جس نے اعراض کیا اور منہ پھیرا۔“

مُدْبِرٌ (اسم الفاعل) : پیٹھ پھیرنے والا‘ اعراض کرنے والا۔ ﴿ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿۲۵﴾﴾ (التوبة) ”پھر تم لوگ بھاگے پیٹھ دینے والا ہوتے ہوئے۔“

دَبَّرَ (تفعیل) تَدْبِيْرًا : کسی کو اس کے آخر یا انجام تک پہنچانا‘ کسی کام کی تدبیر کرنا۔ ﴿يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ﴾ (السجدۃ:٥) ”وہ انجام تک پہنچاتا ہے تمام کام کو آسمان سے زمین کی طرف۔“

مُدَبِّرٌ (اسم الفاعل) : تدبیر کرنے والا۔ ﴿فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾﴾ (النّٰزعٰت) ”پھر کسی کام کی تدبیر کرنے والیاں۔“

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تَدَبَّرَ (تفعّل) تَدَبُّرًا: کسی کے آخر یا انجام تک پہنچنے کی کوشش کرنا' غور وفکر کرنا۔ ﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ط﴾ (النساء: ۸۲) ''تو کیا یہ لوگ غور وفکر نہیں کرتے قرآن میں؟''

ترکیب: ''کُنْتُمْ'' کا اسم اس میں ''اَنْتُمْ'' کی ضمیر ہے اور ''خَیْرَ اُمَّۃٍ'' اس کی خبر ہے' اس لیے ''خَیْرَ'' منصوب ہے۔ ''اُمَّۃٍ'' نکرہ مخصوصہ ہے۔ ''اُخْرِجَتْ'' سے ''تُؤْمِنُوْنَ'' تک اس کی خصوصیات ہیں۔ ''الْمُؤْمِنُوْنَ'' مبتدأ مؤخر ہے' اس کی خبر ''مَوْجُوْدُوْنَ'' محذوف ہے اور ''مِنْھُمْ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔ ''اَکْثَرُھُمْ'' مبتدأ ہے اور ''الْفٰسِقُوْنَ'' خبر معرفہ ہے' اس کی ضمیر فاصل ''ھُمْ'' محذوف ہے۔

ترجمہ:

کُنْتُمْ: تم لوگ
خَیْرَ اُمَّۃٍ: ایک ایسی بہترین اُمت ہو جو
اُخْرِجَتْ: نکالی گئی
لِلنَّاسِ: لوگوں کے لیے
تَاْمُرُوْنَ: تم لوگ تلقین کرتے ہو
بِالْمَعْرُوْفِ: نیکی کی
وَتَنْھَوْنَ: اور منع کرتے ہو
عَنِ الْمُنْکَرِ: برائی سے
وَتُؤْمِنُوْنَ: اور تم لوگ ایمان لاتے ہو
بِاللّٰہِ: اللہ پر
وَلَوْ: اور اگر
اٰمَنَ: ایمان لاتے
اَھْلُ الْکِتٰبِ: اہل کتاب
لَکَانَ خَیْرًا: تو یقیناً بہتر ہوتا
لَّھُمْ ط: ان کے لیے
مِنْھُمُ: ان میں سے
الْمُؤْمِنُوْنَ: ایمان لانے والے (بھی) ہیں
وَ: اور (یعنی جبکہ)
اَکْثَرُھُمُ: ان کی اکثریت
الْفٰسِقُوْنَ: نافرمانی کرنے والی (ہی) ہے
لَنْ یَّضُرُّوْکُمْ: ہرگز نقصان نہیں پہنچائیں گے تم لوگوں کو
اِلَّآ: مگر
اَذًی: کچھ اذیت
وَاِنْ: اور اگر
یُّقَاتِلُوْکُمْ: وہ لوگ جنگ کریں گے تم سے
یُوَلُّوْکُمُ: تو وہ پھیریں گے تمہاری طرف
الْاَدْبَارَ: پیٹھوں کو
ثُمَّ: پھر
لَا یُنْصَرُوْنَ: ان کی مدد نہیں کی جائے گی

آیات ۱۱۲' ۱۱۳

﴿ضُرِبَتْ عَلَیْھِمُ الذِّلَّۃُ اَیْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰہِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَضُرِبَتْ عَلَیْھِمُ الْمَسْکَنَۃُ ط ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ﴿۱۱۲﴾ لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ
مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ﴿۱۱۳﴾

ء ن ی

اَنَی (ض) اِنًی :(۱) کسی چیز کا وقت قریب آنا۔ (۲) کسی چیز کا انتہا کو پہنچ جانا۔ ﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ (الحدید:۱۶) ''کیا وقت نہیں آیا ان کے لیے جو ایمان لائے؟''

اٰنٍ (مؤنث اٰنِيَةٍ) :فَاعِلٌ کے وزن پر صفت ہے۔ (۱) قریب ہونے والا یعنی قریبی۔ (۲) انتہا کو پہنچنے والا یعنی انتہائی۔ ﴿يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ﴿۴۴﴾﴾ (الرحمٰن) ''وہ لوگ طواف کریں گے اس کے اور انتہائی گرم پانی کے مابین۔''

اِنًی ج اٰنَاءٌ: وقت کا کچھ حصہ۔ آیت زیر مطالعہ

ترکیب :''لَيْسُوْا'' کا اسم اس میں ''هُمْ'' کی ضمیر ہے اور ''سَوَآءً'' اس کی خبر ہے۔ ''يَتْلُوْنَ'' کا مفعول ہونے کی وجہ سے ''اٰيٰتِ اللّٰهِ'' منصوب ہے' جبکہ ''اٰنَآءَ الَّيْلِ'' ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ''الَّيْل'' کو ایک لام سے لکھنا قرآن کا مخصوص املاء ہے۔

ترجمہ:

ضُرِبَتْ :تھوپی گئی
الذِّلَّةُ :ذلت
ثُقِفُوْآ :وہ لوگ پائے جائیں
بِحَبْلٍ :کسی معاہدے سے
وَحَبْلٍ :اور کسی معاہدے سے
وَبَآءُوْ :اور وہ لوٹے
مِّنَ اللّٰهِ :اللہ کی طرف سے
عَلَيْهِمُ :ان پر
ذٰلِكَ :یہ
كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ :انکار کیا کرتے تھے
وَيَقْتُلُوْنَ :اور قتل کرتے تھے
بِغَيْرِ حَقٍّ :کسی حق کے بغیر
بِمَا :اس وجہ سے جو

عَلَيْهِمُ :ان پر
اَيْنَ مَا :جہاں کہیں
اِلَّآ :سوائے اس کے کہ
مِّنَ اللّٰهِ :اللہ (کی طرف) سے
مِّنَ النَّاسِ :لوگوں (کی طرف) سے
بِغَضَبٍ :ایک غضب کے ساتھ
وَضُرِبَتْ :اور تھوپی گئی
الْمَسْكَنَةُ :محتاجی
بِاَنَّهُمْ :اس وجہ سے کہ وہ لوگ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ :اللہ کی نشانیوں کا
الْاَنْبِيَآءَ :نبیوں کو
ذٰلِكَ :یہ
عَصَوْا :انہوں نے نافرمانی کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ: اور حد سے تجاوز کرتے تھے — لَيْسُوْا: وہ لوگ نہیں ہیں

سَوَآءً: برابر — مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ: اہل کتاب میں سے

اُمَّةٌ: ایک گروہ ہے جو — قَآئِمَةٌ: قائم ہے (دین پر)

يَّتْلُوْنَ: وہ لوگ پڑھتے ہیں — اٰيٰتِ اللّٰهِ: اللہ کی آیتوں کو

اٰنَآءَ الَّيْلِ: رات کے وقتوں میں — وَهُمْ: اور وہ لوگ

يَسْجُدُوْنَ: سجدہ کرتے ہیں

نوٹ: یہ مضمون البقرۃ:۶۱ میں بھی گزر چکا ہے، لیکن وہاں ذلت اور مسکنت تھوپنے میں ہمیشگی کا مفہوم نہیں تھا۔ آیت زیر مطالعہ میں ﴿اَيْنَ مَا ثُقِفُوْا﴾ کے الفاظ سے ہمیشگی کا مفہوم پیدا ہوا ہے، اس لیے استثناء کا بھی یہیں ذکر کیا گیا ہے۔

معاہدہ بھی عربی لفظ ہے اور اس کے فعل کے مختلف صیغے قرآن مجید میں استعمال بھی ہوئے ہیں۔ لیکن آیت زیر مطالعہ میں لفظ معاہدہ کے بجائے استعارے کے طور پر ''حبل'' کا لفظ لانے سے اس کے مفہوم میں وسعت پیدا ہوگئی ہے۔ اب ان میں ایسی دعائیں بھی شامل ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے۔ جیسے ابلیس نے اُس وقت دعا مانگی تھی جب اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرما رہا تھا کہ تو مجھے قیامت تک کے لیے مہلت دے دے (الاعراف:۱۴) اور اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ دعا قبول کر لی۔ یہ بھی ''بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ'' کی ایک صورت ہے۔ ان میں اللہ تعالیٰ کی ایسی سنتیں بھی شامل ہیں جو تبدیل نہیں ہوتیں (الاحزاب:۶۲)۔ جیسے یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جو اپنے عمل کا بدلہ دنیا میں چاہتا ہے اسے اللہ دنیا میں جتنا مناسب سمجھتا ہے دے دیتا ہے (آل عمران:۱۴۵)۔ یہ بھی ''بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ'' کی صورتوں میں سے ایک صورت ہے۔ اسی طرح سے ''بِحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ'' کی بھی متعدد صورتیں ہیں۔ جیسے کسی اسلامی حکومت میں جزیہ دے کر امن اور سکون سے رہنا۔ کسی غیر مسلم قوم یا حکومت کا تعاون اور مدد حاصل کر لینا۔ آج کے دور میں اسرائیل کی حکومت اس کی بہت واضح مثال ہے جو امریکہ کی پشت پناہی پر قائم ہے۔

آیت زیر مطالعہ کا مضمون اور اس کا سیاق و سباق بہت واضح طور پر بتا رہا ہے کہ یہاں مسکنت کا مطلب مال و دولت کی محتاجی نہیں ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ ذلت و خواری سے بچنے کے لیے دوسروں کے محتاج رہیں گے۔

اس پس منظر میں ذلت و خواری اور دوسروں کی محتاجی میں ہمیشگی کا مفہوم سمجھ لیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بنو اسرائیل (یہودیوں) کا اصل مقدر تو ذلت و خواری ہی ہے۔ البتہ کبھی کبھی وقتی طور پر اور جزوی طور پر سانس لینے کا کچھ وقفہ مل جاتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ یہ وقفہ بھی یہ لوگ اپنے بل بوتے پر کبھی حاصل نہ کر سکے، بلکہ اس کے لیے یہ لوگ ہمیشہ دوسروں کے محتاج رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ ان کے عذاب استیصال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تک جاری رہے گا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب کوئی قوم اپنے رسول کا انکار کر دیتی ہے تو پھر اس پر عذابِ استیصال نازل ہوتا ہے اور اسے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جاتا ہے۔ بنو اسرائیل اپنے آخری رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کر کے اس عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔ ان کا یہ عذاب عیسیٰ علیہ السلام ہی کے ذریعے آئے گا اور وہی اللہ کے حکم سے ان کو صفحۂ ہستی سے نابود کر دیں گے۔

آیات ۱۱۴ تا ۱۱۶

﴿يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۱۴ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝۱۱۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔـا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْھَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۱۶﴾

ترکیب: ''يُؤْمِنُوْنَ'' کا فاعل اس میں ''ھُمْ'' کی ضمیر ہے جو گزشتہ آیت میں ''اُمَّةٌ'' کے لیے ہے' کیونکہ یہ اسم جمع ہے۔ ''مَا'' شرطیہ ہے اس لیے ''يَفْعَلُوْا'' مجزوم ہوا ہے۔ ''يُّكْفَرُوْا'' ثلاثی مجرد کا مجہول ہے۔ اس کا نائب فاعل اس میں ''ھُمْ'' کی ضمیر ہے۔ ''هُ'' کی ضمیر مفعول ثانی ہے جو ''خَيْرٍ'' کے لیے ہے۔

ترجمہ:

يُؤْمِنُوْنَ : وہ لوگ ایمان لاتے ہیں	بِاللّٰهِ : اللہ پر
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ : اور آخری دن پر	وَيَاْمُرُوْنَ : اور تلقین کرتے ہیں
بِالْمَعْرُوْفِ : نیکی کی	وَيَنْهَوْنَ : اور منع کرتے ہیں
عَنِ الْمُنْكَرِ : برائی سے	وَيُسَارِعُوْنَ : اور وہ لوگ باہم سبقت کرتے ہیں
فِي الْخَيْرٰتِ : بھلائیوں میں	وَاُولٰۗىِٕكَ : اور وہ لوگ
مِنَ الصّٰلِحِيْنَ : نیکوں میں سے ہیں	وَمَا : اور جو (بھی)
يَفْعَلُوْا : وہ لوگ کریں گے	مِنْ خَيْرٍ : کسی قسم کی کوئی بھلائی
فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ : تو ان سے ہرگز ناقدری نہیں کی جائے گی اس کی	وَاللّٰهُ : اور اللہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عَلِیْمٌ : جاننے والا ہے

بِالْمُتَّقِیْنَ : تقویٰ اختیار کرنے والوں کو

اِنَّ الَّذِیْنَ : بے شک جنہوں نے

کَفَرُوْا : کفر کیا

لَنْ تُغْنِیَ : ہرگز کام نہ آئیں گے

عَنْھُمْ : ان کے

اَمْوَالُھُمْ : ان کے مال

وَلَآ اَوْلَادُھُمْ : اور نہ ان کی اولاد

مِّنَ اللّٰہِ : اللہ سے (بچنے میں)

شَیْئًا : ذرا بھی

وَاُولٰٓئِکَ : اور وہ لوگ

اَصْحٰبُ النَّارِ : آگ والے ہیں

ھُمْ : وہ لوگ

فِیْھَا : اس میں ہی

خٰلِدُوْنَ : ہمیشہ رہنے والے ہیں

آیات ۱۱۸٬۱۱۷

﴿مَثَلُ مَا یُنْفِقُوْنَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کَمَثَلِ رِیْحٍ فِیْھَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ
ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فَاَھْلَکَتْہُ ؕ وَمَا ظَلَمَھُمُ اللّٰہُ وَلٰکِنْ اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ یٰٓاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ
بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ ۚ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُھُمْ اَکْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ
کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾﴾

ص ر ر

صَرَّ (ن) صَرًّا : کسی چیز کو تھیلی میں باندھنا۔

صَرَّ (ض) صَرَرًا : زور سے بولنا۔

صَرَّۃٌ : چیخ' تیز آواز۔ ﴿فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُہٗ فِیْ صَرَّۃٍ﴾ (الذٰریٰت:۲۹) ''تو سامنے آئیں ان کی بیوی تیز آواز میں'' یعنی زور سے بولتی ہوئی۔

صِرٌّ : ٹھنڈک' پالا' آیت زیرِ مطالعہ۔

اَصَرَّ (افعال) اِصْرَارًا : اپنی بات پر جمے رہنا' اَڑنا' اصرار کرنا۔ ﴿وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا﴾ (آل عمران:۱۳۵) ''اور وہ لوگ اَڑتے نہیں اس پر جو انہوں نے کیا۔''

خ ب ل

خَبَلَ (ن) خَبْلًا : دماغ خراب کرنا' عقل کو بگاڑنا' مت مار دینا۔

خَبَالٌ : عقلی فساد' ذہنی پراگندگی۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ف و ھ

فَاهَ (ن) فَوْهًا : بولنا' بات کرنا۔

فَوٌ (اسم ذات): منہ' یہ جب مضاف ہوتا ہے تو رفع میں ''فُوْ'' نصب میں ''فَا'' اور جر میں ''فِیْ'' آتا ہے۔ اس کی جمع ''اَفْوَاہٌ'' ہے۔ ﴿كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ﴾ (الرعد:١٤) ''اپنی دونوں ہتھیلیوں کو پھیلانے والے کی مانند' پانی کی طرف تاکہ وہ پہنچے اس کے منہ کو' حالانکہ وہ پہنچنے والا نہیں ہے اس کو۔''

ب غ ض

بَغَضَ (ن) و بَغِضَ (س) بَغَاضَةً : کسی مکروہ چیز سے دل کا متنفر ہونا۔

بَغْضَاءُ (ج) بُغْضٌ : افعل الوان وعیوب کا وزن ہے۔ نفرت' کراہیت' آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب: ''مَثَلُ'' کا مضاف الیہ ''مَا'' ہے۔ ''اَصَابَتْ'' کا فاعل ''ھِیَ'' کی ضمیر ہے جو ''رِیْحٍ'' کے لیے ہے اور ''حَرْثَ قَوْمٍ'' اس کا مفعول ہے۔ ''اَھْلَكَتْهُ'' کا فاعل ''ھِیَ'' کی ضمیر ہے جو ''رِیْحٍ'' کے لیے ہے اور اس کی ضمیر مفعولی ''ہٗ'' ''حَرْثَ'' کے لیے ہے۔ ''لَا يَاْلُوْنَ'' کا فاعل ''ھُمْ'' کی ضمیر ہے جو ''مِنْ دُوْنِكُمْ'' کے لیے ہے۔ اس کا مفعول ''كُمْ'' ہے اور ''خَبَالًا'' تمیز ہے۔ ''وَدُّوْا'' کا مفعول ''مَا'' ہے۔ ''بَدَتْ'' کا فاعل ''اَلْبَغْضَاءُ'' ہے' اور یہ مؤنث ہے اس لیے فعل مؤنث آیا ہے۔ ''تُخْفِیْ'' کا فاعل ''صُدُوْرُ'' ہے' اور یہ غیر عاقل کی جمع مکسر ہے اس لیے فعل مؤنث آیا ہے۔

ترجمہ:

مَثَلُ مَا : اس کی مثال جو

یُنْفِقُوْنَ : وہ لوگ خرچ کرتے ہیں

فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا: اس دُنیوی زندگی میں

كَمَثَلِ رِیْحٍ : ایک ایسی ہوا کی مثال کی مانند ہے

فِیْهَا : جس میں

صِرٌّ : کچھ پالا ہے

اَصَابَتْ : وہ آن لگی

حَرْثَ قَوْمٍ : ایک ایسی قوم کی کھیتی کو

ظَلَمُوْا : جنہوں نے ظلم کیا

اَنْفُسَهُمْ : اپنے آپ پر

فَاَهْلَكَتْهُ : پھر اس نے ہلاک کیا اس کو

وَمَا ظَلَمَهُمُ : اور ظلم نہیں کیا ان پر

اللّٰهُ : اللہ نے

وَلٰكِنْ : اور لیکن (یعنی بلکہ)

اَنْفُسَهُمْ : اپنے آپ پر

یَظْلِمُوْنَ: وہ لوگ (خود ہی) ظلم کرتے ہیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ : اے لوگو! جو

اٰمَنُوْا : ایمان لائے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لَا تَتَّخِذُوْا : تم لوگ مت بناؤ	بِطَانَةً : کوئی دل کا بھیدی
مِّنْ دُوْنِكُمْ : اپنوں کے سوا	لَا يَاْلُوْنَكُمْ : وہ لوگ کوتاہی نہیں کریں گے تم سے
خَبَالًا : بلحاظ ذہنی خلفشار کے	وَدُّوْا : انہوں نے چاہا
مَا : اس کو جو	عَنِتُّمْ : مشکل میں ڈالے تم کو
قَدْ بَدَتِ : ظاہر ہو چکی ہے	الْبَغْضَآءُ : نفرت
مِنْ اَفْوَاهِهِمْ : ان کے مونہوں سے	وَمَا : اور وہ جو
تُخْفِيْ : چھپاتے ہیں	صُدُوْرُهُمْ : ان کے سینے
اَكْبَرُ : زیادہ بڑا ہے	قَدْ بَيَّنَّا : ہم نے واضح کر دیا ہے
لَكُمُ : تمہارے لیے	الْاٰيٰتِ : آیتوں کو
اِنْ كُنْتُمْ : اگر تم لوگ	تَعْقِلُوْنَ : عقل سے کام لیتے ہو

• نوٹ : حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ یہاں پر ایک (غیر مسلم) شخص بڑا اچھا لکھنے والا اور بہت اچھے حافظے والا ہے' آپؓ اسے اپنا منشی مقرر کر لیں۔ آپؓ نے فرمایا: پھر تو میں غیر مؤمن کو بطانہ بنا لوں گا جو اللہ نے منع کیا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

بعد میں مسلمانوں نے اس اصول کو ترک کر دیا۔ امام قرطبیؒ پانچویں صدی ہجری کے عالم ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ "حالات میں ایسا انقلاب آیا کہ یہود و نصاریٰ کو راز دار اور امین بنا لیا گیا اور اس ذریعہ سے وہ جاہل اغنیاء و امراء پر مسلط ہو گئے"۔ چنانچہ اسلامی مملکتوں اور خلافتِ عثمانیہ کے زوال کے اسباب میں ایک اہم سبب یہ بھی تھا کہ مسلمانوں نے اپنے امور کا راز دار و معتمد غیر مسلموں کو بنا لیا تھا (یعنی وہ لوگ حساس عہدوں پر فائز تھے)۔ اس کے برعکس روس اور چین میں کسی ایسے شخص کو جو کمیونزم پر ایمان نہ رکھتا ہو' کسی ذمہ دار عہدہ پر فائز نہیں کیا جاتا۔ (معارف القرآن)

آیات ۱۱۹' ۱۲۰

﴿ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ
قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١١٩﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ
يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ
مُحِيْطٌ ﴿١٢٠﴾ ﴾

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ع ض ض

عَضَّ (س) عَضًّا : کسی چیز کو دانت سے چبانا۔ آیت زیر مطالعہ۔

ن م ل

نَمَلَ (ن) نَمْلاً : چغلی کھانا۔

نَمْلٌ (اسم جنس) واحد نَمْلَةٌ ج نِمَالٌ : چیونٹی ۔ ﴿قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ﴾ (النمل:۱۸) ''کہا ایک چیونٹی نے اے چیونٹیو! تم لوگ داخل ہو اپنے ٹھکانوں میں۔''

اَنْمِلَةٌ ج اَنَامِلُ : انگلی کا سرا۔ آیت زیر مطالعہ۔

غ ی ظ

غَاظَ (ض) غَيْظًا : سخت غصہ دلانا' خون کھولا دینا۔ ﴿لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾ (الفتح:۲۹) ''تاکہ وہ خون کھولائے ان سے کافروں کا۔''

غَائِظٌ (اسم الفاعل) : غصہ دلانے والا۔ ﴿وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ﴾ (الشعراء) ''اور یقیناً وہ سب ہم لوگوں کا خون کھولانے والے ہیں۔''

غَيْظٌ (اسم ذات) : شدید غصہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

تَغَيَّظَ (تفعّل) تَغَيُّظًا : سخت غصہ ہونا' غصے سے کھولنا۔ ﴿سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا﴾ (الفرقان) ''وہ لوگ سنیں گے اس کو غصے سے کھولتے ہوئے اور چنگھاڑتے ہوئے۔''

ف ر ح

فَرِحَ (س) فَرْحًا : (۱) بہت خوش ہونا۔ (۲) خوشی سے پھٹ پڑنا۔ ﴿وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (الروم) ''اور اس دن بہت خوش ہوں گے ایمان لانے والے۔'' ﴿وَاِذَا اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا﴾ (الروم:۳۶) ''اور جب بھی ہم مزا چکھاتے ہیں لوگوں کو کسی رحمت کا تو وہ لوگ اِتراتے ہیں اس پر۔''

فَرِحٌ (اسم صفت) : بہت خوش ہونے والا' اِترانے والا۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ﴾ (القصص) ''بے شک اللہ پسند نہیں کرتا اِترانے والوں کو۔''

ك ی د

كَادَ (ض) كَيْدًا : خفیہ تدبیر کرنا' چالبازی کرنا۔ ﴿كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ﴾ (یوسف:۷۶) ''اس طرح ہم نے خفیہ تدبیر کی یوسفؑ کے لیے۔''

كَيْدٌ (اسم ذات) : خفیہ تدبیر' داؤ۔ آیت زیر مطالعہ۔

كِدْ (فعل امر) : تو خفیہ تدبیر کر' تو چالبازی کر۔ ﴿فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ﴾

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(ھود) ''پس تم لوگ چالبازی کرو مجھ سے پھر تم مہلت نہ دو مجھے۔''

مَکِیْدٌ (اسم الظرف) : خفیہ تدبیر یا چالبازی کی جگہ یعنی اس کا نشانہ۔ ﴿فَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا ھُمُ الْمَکِیْدُوْنَ﴾ (الطور) ''تو جن لوگوں نے کفر کیا وہی چالبازی کا نشانہ ہیں۔''

ترکیب : ''بِالْکِتٰبِ'' پر لام جنس ہے جو تمام آسمانی کتابوں کے لیے ہے۔ ''کُلِّہٖ'' تاکید کے لیے اس کا بدل آیا ہے' اس لیے ''کُلِّ'' مجرور ہے اور لفظی رعایت سے ضمیر واحد آئی ہے۔ ''یَفْرَحُوْا'' جوابِ شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔ ''لَا یَضُرُّ'' پر لائے نفی ہے۔ البتہ جوابِ شرط ہونے کی وجہ سے ''یَضُرُّ'' مجزوم ہے۔ اس کو ادغام کے بغیر ''یَضْرُرْ'' لکھنا بھی درست ہے اور ادغام کر کے ''یَضُرُّ''۔ ''یَضُرَّ'' اور ''یَضُرِّ'' تینوں طرح لکھنا بھی درست ہے۔ ''کَیْدُھُمْ'' اس کا فاعل ہے اور ''شَیْئًا'' مفعول مطلق ہے۔

ترجمہ:

ھٰۤاَنْتُمْ : سنو! تم لوگ
اُولَآءِ : یہ ہو (کہ)
تُحِبُّوْنَھُمْ : تم لوگ محبت کرتے ہو ان سے
وَلَا یُحِبُّوْنَکُمْ : اور وہ لوگ محبت نہیں کرتے تم سے
وَ : حالانکہ
تُؤْمِنُوْنَ : تم لوگ ایمان رکھتے ہو
بِالْکِتٰبِ : تمام (آسمانی) کتابوں پر
کُلِّہٖ : ان کے کل پر
وَاِذَا : اور جب بھی
لَقُوْکُمْ : وہ سامنے آتے ہیں تمہارے
قَالُوْآ : تو کہتے ہیں
اٰمَنَّا : ہم ایمان لائے
وَاِذَا : اور جب بھی
خَلَوْا : وہ تنہا ہوتے ہیں
عَضُّوْا : تو چباتے ہیں
عَلَیْکُمْ : تم پر
الْاَنَامِلَ : انگلیوں کے سروں کو
مِنَ الْغَیْظِ : شدید غصے سے
قُلْ : کہو
مُوْتُوْا : تم لوگ مرو
بِغَیْظِکُمْ : اپنے غیظ کے سبب سے
اِنَّ اللّٰہَ : یقیناً اللہ
عَلِیْمٌ : جاننے والا ہے
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ : سینوں والی (بات) کو
اِنْ : اور اگر
تَمْسَسْکُمْ : پہنچتی ہے تم کو
حَسَنَۃٌ : کوئی بھلائی
تَسُؤْھُمْ : تو وہ بری لگتی ہے ان کو
وَاِنْ : اور اگر
تُصِبْکُمْ : آن لگتی ہے تم کو
سَیِّئَۃٌ : کوئی برائی
یَّفْرَحُوْا : تو وہ لوگ بہت خوش ہوتے ہیں

(باقی صفحہ 38 پر)

© rasailojaraid.com